باب
3

اخلاق و اقدار

خدا کی عظمت:

جس طرح انسان اور مذہب کا گہرا تعلق ہمیشہ سے رہا ہے اسی طرح خدا کی ہستی کا شعور بھی ہمیشہ سے انسان کی فطرت کا حصہ رہا ہے۔ تاریخ کو ہر دَور میں فلسفی، ادیب، سائنس دان اور دوسرے دانشوران سوالات پر غور وفکر کرتے رہے ہیں کہ کائنات کا بنانے والا کون ہے؟ اس کی صفات اور اختیارات کیا ہیں اور انسان کا اس کائنات میں کیا مقام ہے؟ ابتدا میں خدا کی ہستی ایک برتر ہستی کا تصور تھا اور انسان اُسے مختلف ناموں سے یاد کرتا تھا۔ البتہ سامی مذاہب (یہودیت، مسیحیت اور اسلام) میں خدا تعالیٰ کا تصوّر اور اس کی ذات اور صفات بہت واضح ہیں۔ ان مذاہب کے مطابق خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اسے زمین پر آباد کیا ہے۔ خدا کا یہ تصور آج بھی دنیا کی آبادی کا بڑا حصہ تسلیم کرتا ہے۔

انسان آئے دن ایسے بے شمار مناظر دیکھتا ہے جو خدا کے وجود اور اس کی عظمت کی گواہی دیتے ہیں۔ ایسا ہزاروں سال سے ہوتا چلا آ رہا ہے۔ یہ ساری کائنات ایک نظم کے تحت چل رہی ہیں۔ سورج، چاند اور ستارے اور کائنات کا ذرہ ذرہ ایسے نظم میں پروئے ہیں کہ لمحوں کی تاخیر ہو تو ساری دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے۔ یہ سب کچھ بغیر کسی بنانے والے اور چلانے والے کے ممکن نہیں، اگر غور کیا جائے تو انسان کی پیدائش اور ساخت میں خدا کی عظمت کی ہزاروں روشن دلیلیں موجود ہیں۔ ڈی این اے (DNA) کی ساخت کی تازہ تحقیقات نے انسان کو حیران کر دیا ہے؟ خدا کے وجود اور عظمت پر دلائل دیتے ہوئے ایک مغربی مفکر پالے نے دلچسپ دلیل دی کہ ایک چٹان کو دیکھ کر تو شاید قیاس کیا جا سکے کہ وقت کے ساتھ ساتھ حالات کے تھپیڑوں سے یہ خود وجود میں آ گئی ہے، لیکن ایک گھڑی کو دیکھ کر ایسا نہیں کہا جا سکتا۔ کائنات کا نظم بھلا ناظم کے بغیر کیسے ممکن ہے؟ آپ دیکھتے ہیں کہ زمین سے آسمانوں تک ساری کائنات جو ایک نظم کے تحت چل رہی ہے یقیناً اس کی پیدا کرنے والی ایک ذات ہے، جو اسے ایک نظم، قانون اور ضابطے کے تحت چلا رہی ہے۔ مذاہب اس ہستی کی ذات، صفات اور اختیارات کے بارے میں واضح تصور رکھتے ہیں، وہ اسے جو بھی نام دیں یہ بات طے ہے، کہ وہ خدا کی عظمت کے قائل ہیں۔

دنیا کے مذاہب کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ الہامی اور غیر الہامی مذاہب۔ الہامی مذاہب میں یہودیت، عیسائیت اور اسلام شامل ہیں۔ ان الہامی مذاہب میں خدا کی عظمت کا اقرار ہی ان کے ایمان کی بنیاد ہے۔ وہ خدا کو کائنات کا خالق و ربّ سمجھتے ہیں بلکہ وہ ساری مخلوق کا پالن رہا ہے۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ سے ہے' اور ہمیشہ رہے گا اور یہ کہ خدا تعالیٰ کی ذات سے بڑھ کر کوئی اور ہستی جامع الصفات نہیں ہے۔

سامی مذہب کی الہامی کتابوں میں خدائے بزرگ و برتر کے خالق اور رب ہونے کے بارے میں وضاحت سے بتایا گیا ہے۔ الہامی مذاہب کی تعلیمات کا بنیادی نکتہ خدا کی واحدنیت یعنی توحید رہا ہے۔ اسلام کی رو سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تک انسانی ہدایت کے لیے تسلسل سے پیغمبر اور رسول بھیجے۔ اس دُوران میں لوگوں نے بھی ہر نبی اور رسول سے خدا کی ذات اور اس کی صفات کے بارے میں سوال کیے اور ہر نبی اور رسول نے خدا کی عظمت، فضیلت اور اس ذات کی صفات کھول کھول کر بیان کیں۔

مذاہب میں سے ہندومت دھرم میں خدا (ایشور) کا تصور موجود ہے۔ ہندو، رام اور کرشن کو ایشور کا اوتار مانتے ہیں۔ البتہ ہندوؤں کا ایک گروہ دیوتاؤں اور اوتاروں کو خدا مانتا ہے۔ وہ ایک واحد قوت کی کثرت نمائی کے قائل ہیں۔ زرتشت خدا کی توحید کا قائل تھا بلکہ بعض محققین قرائن کی بنا پر سمجھتے ہیں کہ زرتُشت پیغمبر تھا۔ بعد میں جب بگاڑ پیدا ہوا تو اس کی تعلیمات میں نیکی اور بدی کے الگ الگ خداؤں کا تصور پیدا ہو گیا۔

گوتم بدھ نے خدا کی ذات، عالمِ بالا اور روح کی غیر فانی ہونے کے بارے میں سکوت اختیار کیا، لیکن اس کے پیروکاروں کے ایک گروہ نے اسے خدا ہی کا اوتار سمجھ لیا۔ دورِ جدید میں سِکھ مذہب خدا کی واحدنیت اور توحید کا ایک بڑا پرچارک ہے۔ بابا گورونانک دیو جی نے خالص توحید پر زور دیا ہے۔ مختصراً کہا جا سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات کی عظمت کا اقرار انسان کی تخلیق سے اب تک تسلسل کے ساتھ کیا جاتا رہا ہے اور ہمیشہ ہوتا رہے گا کہ انسان اس پاک ذات سے کبھی بے نیاز نہیں ہو سکتا رہا نہ کبھی ہو گا۔

مشق

(الف) مفصل جوابات لکھیں۔

1۔ ''خدا کی ہستی اور عظمت'' پر نوٹ لکھیں۔

2۔ کون سے مذاہب خدا کی ہستی پر یقین رکھتے ہیں؟

(ب) مختصر جوابات لکھیں۔

1۔ سامی مذاہب کون کون سے ہیں؟

2۔ غیر الہامی مذاہب میں خدا کا تصور کیا ہے؟

3۔ الہامی مذاہب میں خدا کا تصور کیا ہے؟

4۔ غیر الہامی مذاہب میں توحید پر سب سے زیادہ زور کس مذہب نے دیا؟

(ج) ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیے۔

1۔ خدا کی ہستی کا شعور..........................۔

(ا) انسان مظاہر فطرت سے حاصل کرتا ہے۔ (ب) انسان غور و فکر سے حقیقت تک پہنچتا ہے۔

(ج) انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ (د) خدا کو ماننے کے بعد آتا ہے۔

2۔ گورو نانک صاحب دیو جی نے..................پر زور دیا۔

(ا) خالص توحید (ب) سکھ مذہب (ج) عقیدہ (د) جدید دور

3۔ دنیا کے مذاہب..............قسم کے ہیں۔

(ا) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

4۔ بدھ مت................میں شامل ہے۔

(ا) سامی مذاہب (ب) الہامی مذاہب (ج) غیر الہامی مذاہب (د) کسی سے نہیں

5۔ گوتم بدھ نے خدا کی ہستی کا................۔

(ا) اقرار کیا (ب) انکار کیا (ج) خاموشی اختیار کی (د) پہلے اقرار، پھر انکار کیا

(د) سبق کو غور سے پڑھیے اور خالی جگہ پُر کیجیے۔

1۔ خدا کی ہستی کا شعور انسان کی.....................میں داخل ہے۔

2۔ انسان نے ہر دَور میں خدا کی.....................تسلیم کی۔

3۔ لوگ پیغمبروں سے خدا کی.....................اور صفات کے بارے میں سوال کرتے رہے۔

4۔ اس زمانے میں.....................مذہب توحید کا بڑا پرچارک ہے۔

5۔ انسان خدا کی ذات سے.....................نہیں رہ سکتا۔

(و) طلبہ کے لیے سرگرمیاں:

1۔ دو کالم کا ایک چارٹ مرتب کریں، جس میں ایک کالم میں مختلف مذاہب اور دوسرے کالم میں ہر مذہب کے سامنے اس کے بانی کا اور ان کے اقوال درج کریں۔

(ز) اساتذہ کے لیے ہدایات:

☆ مذاہب کیسے انسانی اخلاق پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ کلاس میں مباحثہ کروائیں۔

☆☆☆☆

عبادت گاہوں اور عبادات کے انسانی رویّوں پر اثرات

عبادت گاہیں کیسے وجود میں آئیں اور مختلف مذاہب میں عبادات کے نظام کیا کیا ہیں؟ یہ سب کچھ جاننے کے لیے یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ ایک برتر ہستی کا تصور ہمیشہ سے انسان کے ذہن میں رہا ہے، اور اسی ہستی کی رضا جوئی سے اطاعت اور عبادت کا تصور پیدا ہوا۔ اب یہ سوال کہ عبادت کیسے کی جائے تا کہ آقا و مالک خوش ہو جائے، تو اس سلسلے میں خدائے بزرگ و برتر کے بھیجے ہوئے نیک بندوں نے راہنمائی کی، یا مذاہب کے بانیوں نے یہ فریضہ سرانجام دیا۔ جب انسانوں نے مل کر عبادت کرنا چاہی، تو عبادت گاہیں قائم ہوئیں۔ یہ عبادت گاہیں مذاہب کے ماننے والوں کے عبادت کے طریقوں اور ضرورت کے مطابق بنائی ہوئی ہیں۔ آج دنیا بھر میں مختلف مذاہب کی لاکھوں عبادت گاہیں موجود ہیں جن میں ہر روز کروڑوں انسان عبادت کرتے ہیں۔

سناتن ہندو دھرم اور عبادت

سناتن ہندو دھرم کے مطابق یہ دنیا آنے والی زندگی کے لیے تیاری کی جگہ ہے، اور عبادت آنے والی زندگی کی تیاری میں راہنمائی اور مدد فراہم کرتی ہے۔ عبادت دنیاوی ضرورتوں کی طلب کا ایک انداز ہے۔ ہندو دھرم میں عبادت گاہ کو ''مندر'' کہتے ہیں۔ ان مندروں میں مورتیاں سجائی ہوتی ہیں۔ مندر کو بھگوان کا گھر تصور کیا جاتا ہے۔ یہاں رکھی ہوئی مورتی، تری مورتی (برہما، وشنو، مہیش) کی صفات کی نمائندگی کرتی ہیں۔ جس بھگوان کی مورتی رکھی جاتی ہے۔ ویسی ہی اُس کی سیوا کی جاتی ہے۔

وید اور ویدک شاستروں کے مطابق بیان کیے گئے عقائد کے مجموعے کو ہندو دھرم کہا جاتا ہے۔ ہندو دھرم کو سناتن دھرم اور ویدک دھرم کے ناموں سے بھی پکارا جاتا ہے۔ ہندو دھرم کو سناتن دھرم اس لیے کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ لفظ 'سناتن' کا مطلب ہے، سب سے پرانا جو کہ شروع سے چلتا آ رہا ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ ہندو دھرم کو 'ویدک' دھرم اس لیے کہا جاتا ہے کہ ہندو دھرم کی بنیاد 'ویدوں' پر ہے۔

سناتن ہندو دھرم اور عبادت

ہندو دھرم کی چار اہم ویدک دھارمک کتب ہیں:

1۔ رِگ وید 2۔ یجر وید 3۔ سام وید 4۔ اتھر وید

ان چاروں ویدوں کے رچیتا ایشور ہیں۔ ایشور نے رِشیوں (مذہبی راہنما) کے ذریعے وید ظاہر کیے۔ وید لفظ ''وِدیا'' سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے جاننا/علم۔ ایشور نے چاروں وید رِشیوں کو سُنائے، اِس لیے ویدوں کو ''شُرتی'' بھی کہا جاتا ہے، شُرتی کے معنی ہیں، ''سننا''۔ ہندو دھرم کا بنیادی منتر ''گائتری منتر'' ہے۔

اوم

ہندو دھرم کی بنیاد ''تِری مُورتی'' ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:

برہما: پیدا کرنے والے

وِشنو: پالنے والے

مہیش: فنا کرنے والے

سناتن دھرم/ ہندو دھرم میں ''اوم'' ایشور کا نام ہے جس کا جاپ (تکرار) بھی کہا جاتا ہے۔ سناتن دھرم/ ہندو دھرم میں عبادت گاہ کو مندر کہتے ہیں۔ مندر میں پُجاری/ پنڈت آنے والے لوگوں کے ساتھ مل کر پوجا میں نمائندگی کرتے ہیں۔ مندر میں خواتین، مرد اور بچے مل کر پوجا کرتے ہیں۔ گھروں میں بھی مندر ہوتے ہیں۔ گھروں میں پوجا کے لیے ایک الگ جگہ ہوتی ہے۔ مندروں اور گھروں میں روز صبح و شام آرتی کی جاتی ہے۔ مندروں کے علاوہ کچھ اور مقامات بھی ہندوں کے لیے نہایت مقدس ہیں۔ جیسے بدری ناتھ، کدارناتھ، ویشنو دیوی اور ہری دوار (گنگا کنارے) ایسے مقامات تیرتھ استھان کا درجہ رکھتے ہیں۔ ہمارے پیارے ملک پاکستان میں بھی کئی ایسے مندر ہیں جو کہ بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ جیسے کہ ہنگلاج ماتا مندر (بلوچستان)، پرہلاد پوری مندر (ملتان)، سادھو بیلا (سکھر)، راما پیر مندر (ٹنڈو والہ یار)، شِو مندر (کراچی)، کٹاس راج (چکوال) وغیرہ۔

کٹاس راج (چکوال)

کنبھ کا میلا بھی ایک مقدس تہوار ہے۔ یہ ہر 12 سال کے بعد ہوتا ہے اس کے علاوہ سناتن دھرم میں کچھ اہم تہوار اور بھی ہیں، جیسے کہ ہولی، دیوالی، رکشا بندھن، کڑوا چوتھ، نوَراترے وغیرہ۔ یہ تہوار ہر سال خاص تاریخوں پر منائے جاتے ہیں۔گنگا میں اشنان بھی عبادت کا اہم حصہ ہے۔مندروں میں آنے والے لوگ آرتی، بھجن کیرتن کرتے ہیں۔لنگر/بھنڈارے کی سیوا کرتے ہیں۔مندر میں پوجا کی تھالی میں پھول، پھل، ناریل، مٹھائی سے بھگوان کو بھوگ چڑھایا جاتا ہے اور پھر وہی پرشاد لوگوں میں بانٹا جاتا ہے۔گھروں اور مندروں میں لوگ روز صبح اشنان کرتے، دیا جلاتے اور ماتھا ٹیکتے ہیں۔

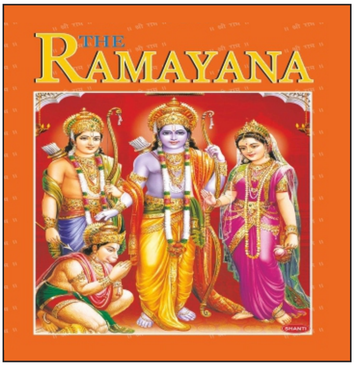

سناتن دھرم کی دو اور مقدس اور اہم دھارمک کتب:

1۔ رامائن:

رامائن بھگوان شری رام چندر جی کی حیاتِ زندگی پر مشتمل کتاب ہے۔جس میں لوگوں کے لیے یہ تعلیم ہے کہ ایک راجا، ایک بیٹا، ایک بھائی، ایک شوہر اور ایک دوست کیسا ہونا چاہیے۔رامائن سے ہمیں ایک بھرپور زندگی گزارنے کا سبق ملتا ہے۔

2۔ بھگوت گیتا:

بھگوت گیتا ایک ایسی مقدس کتاب ہے جس میں بھگوان شری کرشن نے پانڈو پتر ارجن کو گیان دیا ہے کہ ''کرم کر پھل کی آشا مت رکھ'' یہ کتاب ویدوں کا نچوڑ ہے اور انسان کو اپنے ہر مسئلے کا حل ان کتب سے ملتا ہے۔

بُدھ مت اور عبادت:

بدھ مت میں بزرگ و برتر ہستی یا خدا کا تصور موجود نہیں لیکن دنیاداری سے بھی پرہیز کیا جاتا ہے، تو کسی سے بھی کچھ مانگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔اس لیے عبادت کیوں کی جائے؟ لیکن نظامِ فطرت ایک خاص انداز میں چل رہا ہے اور اسے سارے انسان مل کر بھی بدل نہیں سکتے۔بدھ مت میں اخلاقی تعلیمات پر زیادہ زور دیا جاتا ہے، نجات اور نروان حاصل کرنے کے لیے غور و فکر اور مراقبہ ضروری قرار دیئے گئے ہیں۔400 سال قبل مسیح میں گوتم بدھ کے دنیا سے جانے کے بعد بدھ مت دو فرقوں میں تقسیم ہو گیا۔

بدھ مت اسٹوپا

بدھ مت کے فرقے

1۔ مہایان فرقہ:

مہایان کا مطلب سنسکرت زبان میں عظیم گاڑی ہے، یہ فرقہ گوتم بدھ کی الوہیت میں یقین رکھتا تھا۔ اس فرقے نے بدھ مت میں بت پرستی کی حوصلہ افزائی کی۔ مہایان فرقے میں گوتم بدھ کو ایک الٰہی ہستی مانا جاتا ہے جو اپنے پیروکاروں کو نروان حاصل کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ مہایان فرقے کے پیروکار چین، جنوبی کوریا، جاپان اور تبت میں پائے جاتے ہیں۔ مہایان فرقے کے صحیفے سنسکرت زبان میں لکھے گئے تھے۔ انسان کو پوجا کے لیے ''الٰہ'' چاہیے چنانچہ بدھ مت کے مہایان فرقے نے بدھ مت کے تصور الٰہ کی کمی کو دُور کر دیا۔ وہ بدھا کو غالب ہستی مانتے ہیں۔ یہ ماننے کے بعد اسے بلانے اور پکارنے کا تصور پیدا ہوا۔ جس سے پھر عبادت کا جواز مل گیا۔ اب بدھا بُت بن گیا، راہبوں نے پروہتوں کی جگہ لے لی اور خانقاہیں مندر بن گئیں۔ بدھ مت میں عبادت گاہ کو وہارا کہتے ہیں۔

بدھ مت اور عبادت

مہایان کا یہ نظریہ خدا بدھستوا (Bodhistava) تھا، جس کے معنی ہیں ایسی ہستی جس پر بودھی غالب ہو اور جو نروان کے آخری منزل میں پہنچ گیا ہو، قدیم بدھ مت میں بدھستوا کا لفظ استعمال ہوا تھا، اس کے لفظی معنی ہیں ایسا شخص جو اعلیٰ جنم (نروان) میں داخل ہونے والا ہوا اور یہ بودھ بننے کی آخری منزل ہے۔ مہایان نے گذشتہ بودھوں کے متعلق یہ عقیدہ پیش کیا کہ ان لوگوں نے بدھ کا مرتبہ حاصل نہیں کیا بلکہ وہ بدھستو ہی کی منزل پر رک گئے کیونکہ وہ مصیبت زدہ انسانیت سے بے حد متاثر تھے۔ ان کی ہمدردی میں انہوں نے اپنے سفر کا آخری قدم (نروان) نہیں اٹھایا تا کہ وہ مصیبت زدہ انسانیت کی مدد کر سکیں کیونکہ بودھ بن جانے کے بعد وہ ان کی امداد سے قاصر ہو جاتے ہیں اس لئے کہ نروان کے بعد مکمل فنا ہے۔

مہایان فرقے والوں کا کہنا یہ ہے کہ یہ بدھستوا آسمان سے مصیبت زدوں کی نگرانی کرتے ہیں اور وہ اکثر مختلف بھیس میں زمین پر مدد کرنے کے لیے آتے رہتے ہیں۔ بدھستوا کی اعلیٰ محبت اور ہمدردی اور اعانت کے بے شمار قصے بیان کیے جاتے ہیں۔ کہ وہ ہر قسم کی مصیبت سے نجات دیتے ہیں۔ ان کی بے حد رحم کی عادت کو مہا کرونا (Mahakaruna) کہا جاتا ہے جس سے وہ دلوں کو موہ لیتے ہیں۔

وہ موت، غم، بیماری غرضیکہ ہر قسم کی مصیبت میں مدد دینے کے لیے ہر وقت آمادہ رہتے ہیں۔ پھر وہ لوگوں کو نجات کے حصول کے طریقے بھی بتلاتے ہیں۔ ان لوگوں نے دعویٰ کیا کہ صرف گوتم ہی بدھستوا نہ تھے بلکہ بے شمار لوگ بودھ ہوئے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ کچھ عرصے سے تین بودھ ہستوں کو تسلیم کیا گیا ہے اور ان کی پرستش کی جاتی ہے۔

i- میٹریا: (Maitreya)

جس کے معنی رحم دل کے ہیں۔ مہایان کے عقیدے کے مطابق گوتم بدھ پانچ ارب سرسٹھ کروڑ سال کے بعد اس دنیا میں پھر آئیں گے، اپنے اصول و تعلیمات کی اشاعت کریں گے۔ میٹریا کے بہت سے پتھر کے بت تیار کئے جانے لگے۔ اس کی مورتی اس طرح تیار کی جاتی کہ ایک موٹا تازہ آدمی ہے جو ہنس رہا ہے اور تمام آنے والوں کو خوش آمدید کہہ رہا ہے۔ اس کے ہاتھوں میں گل دستہ ہے جس کا ہر پھول ایک ہزار سال کو ظاہر کرتا ہے جو گوتم بدھ نے سخاوت و رحم دلی کے کاموں میں گزارے ہیں۔ دوسرے ہاتھ میں ایک تھیلا ہوتا ہے۔ جس میں بہت سی عمدہ عمدہ چیزیں ہوتی ہیں جو اس دنیا میں آنے کے بعد لوگوں میں تقسیم کی جائیں گی۔

ii- منجوسری: (Manjusri)

یہ بدھستوا بہت اہم ہے جس کے لفظی معنی ''حیرت انگیز'' اور ''مبارک'' کے ہیں۔ یہ عقل و خرد کا مجسمہ ہے اس کا بھی بت تیار کیا جانے لگا اس کی پیشانی پر پانچ بل دکھلائے جاتے ہیں جن سے گوتم بدھ کی عقول خمسہ کا اظہار مقصود ہوتا ہے اس کے ہاتھ میں تلوار ہوتی ہے کبھی یہ گوتم بدھ کا نواں پیشرو کہا جاتا ہے اور کبھی ان کا چہیتا شاگرد اور پیارا بیٹا بتلایا جاتا لیکن بدھستواؤں میں اس کو فوقیت حاصل رہی۔

iii- اوالوکیستوارا/ اوکوکتیا:

یہ سب سے زیادہ محترم ہے جس کی عبادت دور دور تک کے علاقوں تک پھیلی ہوئی ہے۔ اوالوکیستوارا رحم اور مہربانی کا مجسمہ ہے۔ انسانیت اور مصائب اور آلام سے بچانے کے لیے ہر وقت سرگرم عمل رہتا ہے۔ جو شخص اس پر اعتماد کرتا ہے۔ یہ اس کی دستگیری کرتا ہے ان کی رسمیں سادہ اور آسان تھیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان میں پیچیدگی پیدا ہوتی گئی۔ کسی نہ کسی بدھستوا کی ولادت یا وفات کا دن منایا جاتا ہے۔ اس دن خاص عبادت کی جاتی اور مقررہ رسمیں انجام دی جاتی تھیں۔

2۔ ہنایان فرقہ:

ہنایان کا مطلب سنسکرت میں چھوٹی گاڑی ہے، یہ فرقہ گوتم بدھ کی الوہیت میں یقین نہیں رکھتا تھا۔ اس نے خود نظم و ضبط اور ثالثی کے ذریعے انفرادی نجات پر زور دیا۔ ہنایان گوتم بدھ کو ایک عام انسان مانتے ہیں جس نے نروان حاصل کیا۔ ہنایان فرقے کے صحیفے پالی میں لکھے گئے تھے۔ سری لنکا، میانمار، تھائی لینڈ، کمبوڈیا اور لاؤس میں ہنایان فرقے کے پیروکار زیادہ تعداد میں ہیں۔ ہنایان فرقہ گوتم بدھ کے تری اجسام (تین جسم) پر یقین نہیں رکھتے۔ ان کا ماننا ہے کہ ایک فرد کو نجات کے لیے اپنا راستہ خود تلاش کرنا چاہیے۔

ہنایان فرقہ اپنے پرانے عقائد پر آج بھی قائم ہیں۔ اس لیے ان کے ہاں کسی خدا کا تصور موجود نہیں۔ وہ بدھا کو استاد اور کامل

انسان مانتے ہیں۔ بدھ مت کے فرائض ''لامہ'' سرانجام دیتا ہے۔ بدھ مت کے ماننے والوں کا عقیدہ ہے کہ لامہ خبیث قوتوں کو بھگانے کی قدرت رکھتا ہے۔ سری لنکا میں بدھا کے تبرکات کی پوجا کی جاتی ہے۔ جس کے لیے لوگ خاص جگہ پر اکٹھے ہوتے ہیں۔ راہب مقدّس کتاب پڑھ کر سناتا ہے۔ یہ عبادت خاص تہواروں یا چاند کی پہلی تاریخ کو کی جاتی ہے۔ بدھوؤں کے ہاں روزہ بھی رکھا جاتا ہے۔

بدھ مت میں مراقبے اور نجات کے لیے آبادیوں سے دُور جنگلوں اور غاروں میں گیان حاصل کرنا پڑتا ہے اس لیے بھکشو آبادیوں سے دُور رہتے ہیں جو شخص بھکشو بننا چاہتا ہے، اسے دنیاداری ترک کرنے کا عہد کرنا پڑتا ہے۔ وہ چوری، زنا، جھوٹ، رقص و سرود سے گریز کرتا ہے۔ نیز دوپہر کے بعد کھانا کھانے سے بھکشو کو بچنا ہوتا ہے۔ خیرات مانگنا بدھ مت میں عبادت کا حصہ ہے چنانچہ غاروں میں رہنے والے بھکشو بھی یہ فرض پورا کرتے ہیں۔ اس فرقے کے بھکشو برسات میں بدھ باہر نہیں نکلتے اور مقدس کتاب پڑھتے رہتے ہیں۔

ہنایان کے لوگوں کے خالص بدھ مت کے اصولوں پر عامل ہونے کے دعوے کے باوجود بدھ مت مقامی عقائد (قدیم برصغیر) سے بہت حد تک متاثر معلوم ہوتا ہے۔ فطرت پرستی اور بت پرستی کی خاص آمیزش ان کے یہاں ملتی ہے۔ گوتم بدھ اور دوسرے مذہبی رہنماؤں کی مورتیوں کی پوجا کی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ برہمنی دیومالا کی بہت سی باتیں اس کے اندر داخل ہوگئیں۔

نروان کے متعلق ہنایان فرقے والوں کا خیال یہ تھا کہ نروان کے حصول کے بعد روح کو مکمل سکون حاصل ہوجاتا ہے۔ برخلاف اس کے مہایان فرقے کا عقیدہ ہے کہ نروان حاصل کرنے پر بھی روح بنی نوع انسان کی بہتری کے لیے کام کرسکتی ہے۔ ہنایانی فرقہ کی خصوصیت سادگی ہے۔ ان کی خانقاہیں نہایت سادہ اور معمولی ہوتی ہیں، جن کی ساخت قبر نما ہوتی ہے۔ ان خانقاہوں کے اندر بہت سی متبرک چیزیں دفن کردی جاتی ہیں۔ البتہ چند بڑے بڑے شہروں مثلاً ''کولمبو'' کینڈی، رنگون اور بنکاک میں دو منزلہ عمارتیں خانقاہوں کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔ ان خانقاہوں کے کمرے یورپی سامان آرائش سے سجے ہوتے ہیں۔ راہب بھی بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے ہیں اور دوپہر کے بعد کوئی غذائیت والی چیز نہیں کھاتے اور برسات میں خانقاہ سے باہر قدم نہیں رکھتے اور مقدس کتاب کی تلاوت کرتے رہتے ہیں۔ یہ کتابیں پالی زبان میں ہیں اور مہایان والے سنسکرت زبان میں اس کتاب کو پڑھتے ہیں۔

پروہتوں کی ہنایان فرقے میں بڑی عزت کی جاتی ہے۔ ان پروہتوں کے اخلاق و عادات اور چال چلن اچھے ہوتے ہیں۔ ایک اور خاص بات اس فرقے میں یہ ہے کہ لوگ تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دیتے ہیں جس کے لیے جابجا مدارس قائم ہیں اور اس میں ہر شخص خواہ وہ راہبانہ زندگی بسر کرنے کا نہ بھی خواہاں ہو، برسوں تک اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھتا ہے۔

زرتُشت اور عبادت

ساسانی عہد کے زرتشتی مذہب یا موجودہ پارسی رسوم و عقائد سے زرتشتیت کی تعلیمات کا اندازہ لگانا بہت سی غلط فہمیوں کا باعث بن سکتا ہے۔ عصر جدید کی تحقیقات نے ثابت کردیا ہے کہ زرتشتی روایت میں ''اوستا'' کے صرف اس حصّے کی تعلیمات کو جو کہ گوتھاؤں کے نام سے منسوب ہے۔ زرتشت کی اپنی تعلیمات سمجھا جاسکتا ہے نیز یہ کہ بعد کے دور میں زرتشتی روایت میں نظریاتی اور عملی اعتبار سے اتنی زیادہ تبدیلیاں آئیں کہ زرتشیت کی اپنی تعلیمات کا بڑا حصّہ مسخ ہوکر رہ گیا۔ اس صورت حال کا صحیح اندازہ اسی وقت لگ سکا جب انیسویں صدی

میں مغربی محققین اوستا کی زبان پڑھنے میں کامیاب ہو گئے اور اس کا ترجمہ انھوں نے مغربی زبانوں میں شائع کیا۔اس کے بعد سے پارسی عالموں میں سے بھی کئی ایک نے تحقیق کے اس میدان میں قدم رکھا اور وہ اپنے پیغمبر کی حقیقی تعلیمات کو بعد کی بدعات اور تبدیلیوں سے الگ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

تصورِالٰہ یا خدائے واحد اہورا مزد کا تصور:

گاتھاؤں کے مطالعے سے زرتشت کی جو تعلیمات سامنے آتی ہیں ان میں سب سے نمایاں اور مرکزی اہمیت کی حامل ایک خدائے واحد اہورا مزد کا تصور اور صرف اسی کے معبود حقیقی ہونے پر اصرار ہے۔اگرچہ ایران کے قدیم مذہب میں بھی اہورا فوق الفطرت ہستیوں کی ایک نوع تھی جن کی پرستش قدیم آریائی مذہب کا ایک حصہ بن چکی تھی ،لیکن زرتشت کی اپنی خصوصیت یہ تھی کہ اس نے ان متعدد اہوراؤں میں سے جن کو ایرانی پہلے سے مانتے چلے آرہے تھے،اہورا مزد (معبود حکیم) کے ہی معبود حقیقی اور خدائے واحد ہونے کا اعلان کیا اور اس کی ایسی صفات اور خصوصیات پیش کیں جن سے صرف اسی ایک ہستی کے مالک دوجہاں اور بندگی کے لائق ہونے کا تصور بالکل واضح ہو گیا۔

زرتشت نے اہورا مزد کو خالقِ کائنات ، مالک دوجہاں ،ساری مخلوقات کے پالن ہار،مکمل اختیار اور قدرت کے مالک،علیم وخبیر، ازلی وابدی اور سب سے بلند و بالا معبود حقیقی کے طور پر پیش کیا ہے۔اہورا مزد کی کائنات پر مکمل حکمرانی ،قبضہ واختیار اور خالقیت و ربوبیت کی صفات کے ساتھ ساتھ زرتشت نے اور دوسرے تمام دیوتاؤں کی جن کو قدیم ایرانی مانتے چلے آرہے تھے بہت شدت سے مخالفت کی ہے۔انھوں نے نہ صرف ان دیوتاؤں کو الوہی صفات و اختیارات میں کسی طور شریک کرنے سے انکار کیا ہے بلکہ ان کو صاف طور سے باطل اور شر پسند طاقتوں میں شامل کیا ہے جو کہ اہورا مزد کی مخالف اور شیطانی جماعت سے تعلق رکھتی ہیں۔

زرتشت کا طریقۂ عبادت :

زرتُشت آتش پرست ہیں اور ان کی عبادت خانہ ''آتش کدہ'' کہلاتی ہیں۔ ان کے ہاں عبادت نہایت سادہ، اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے خالی ہوتی ہے۔ وہ پانی، ہوا اور آگ کو یزدانی قوت کے مظاہر تسلیم کرتے ہیں۔لیکن سمندر یا ہوا کو سامنے رکھنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن بھی ہے۔اس لیے وہ آگ کو سامنے رکھ کر پرستش کرتے ہیں۔ وہ آگ کے سامنے مقدس منتر گاتے رہتے ہیں۔ان کا عقیدہ ہے کہ اس طرح خبیث روحوں کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ آگ عموماً صندل کی لکڑیوں سے جلائی جاتی ہے۔

زرتُشت آگ کی عظمت کا یہ جواز بھی پیش کرتے ہیں کہ آگ سامنے رہے تو انسان کو اپنا انجام کار یاد رہتا ہے کہ وہ صرف راکھ کا ڈھیر ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں زرتُشت پارسی کہلاتے ہیں۔ پارسیوں کے ہاں خدمتِ خلق اور خیرات دینے کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ زرتُشت کے پیروکار ایران میں بھی پائے جاتے ہیں۔

روزہ اور زکوٰۃ کا تصور صرف اسلام کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ دیگر مذاہب میں بھی یہ عبادات شامل ہیں۔ پارسیوں میں روزہ موجود تھا اور مذہبی پیشواؤں کے لیے روزہ رکھنا لازم تھا۔

عبادت میں کسی بت یا تصویر کی ضرورت نہیں پڑتی اور نہ ہی کوئی مورتی رکھی جاتی ہے۔صرف آگ کا موجود ہونا ضروری ہے۔ یہ اس لئے نہیں کہ وہ آگ کو اپنا معبود اور خالق سمجھتے ہیں بلکہ آگ ان کے نزدیک اہورامزد (جو خالق خیر ہے) کی اطاقت اور قوت کا مظہر ہے۔ وہ آگ کو روشن کرتے ہیں اور اسی کے ذریعے خدا کا تصور کرتے ہیں۔آگ کے سامنے بھجن پڑھے جاتے ہیں اور ان کے خیال میں ان سے خالقِ شر کی قوتوں کا زور ٹوٹتا ہے اور اس کے فریب سے نجات ملتی ہے۔خداوند اہورامزد اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہ ان کو بدی اور برائی کے اندھیروں سے نجات دیتا ہے اور ان پر مہربان ہوتا ہے۔

زرتشت کا طریقۂ عبادت

اسی لیے آگ کو زرتشتی عبادت میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔اس کے بغیر ان کے ہاں عبادت کا تصور نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یہ آگ خوشبودار لکڑیوں سے روشن کی جاتی ہے۔ خصوصاً صندل کی لکڑی استعمال کی جاتی ہے۔آگ جلانے میں ایک خاص مقصد اور مصلحت بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ پارسی قوم عناصر سے بہت محبت کرتی ہے اور عقیدت رکھتی ہے۔ان عناصر میں صرف آگ ہی ایسی چیز ہے جسے وہ اپنی عبادت گاہوں میں لے جا سکتے ہیں۔ پھر آگ انہیں دنیاوی زندگی کے بے ثبات ہونے کا احساس دلاتی ہے۔یعنی جس طرح آگ خود راکھ میں

تبدیل ہو جاتی ہے اور ہر چیز کو جلا کر تباہ کر دیتی ہے، اس طرح انسان کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ اسے یہ بات سوچ لینی ہے کہ وہ پھر اسی طرح فنا ہو جائے گا جس طرح عناصر کو بقا نہیں ہے، اس طرح اس کے مرکبات پر بھی لازمی طور پر فنا اثر ہوگا۔ اور وہ کسی طرح بھی ابدی زندگی سے ہمکنار نہیں ہو سکتے۔ ابدی زندگی تو صرف ان لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو اہورا مزد کی عبادت کرتے ہیں۔ اس کے احکام پر چلتے ہیں۔ آگ کے جلانے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ وہ خوشبو کو پھیلاتی ہے۔ اس لئے وہ سمجھتے ہیں کہ انسان کو چاہیے کہ وہ نیکیوں کو پھیلائے۔ دوسروں کو اس طرف مائل کرے۔ ہر ایک کے لیے رحمت کا باعث بنے، کسی کو اپنے عمل یا قول سے تکلیف نہ پہنچائے۔

آگ سے ایک سبق یہ بھی ملتا ہے کہ وہ جس طرح سب کے کام آتی ہے خواہ وہ خالق خیر کے ماننے والے ہوں یا خالقِ شر کی پیروی کرنے والے۔ اس کا فیضان سب کے لئے ہے۔ وہ سب کی خدمت کرتی ہے اور اس میں اپنے آپ کو تباہ کر لیتی ہے۔ اس کے ہاں اپنے اور غیر کی تمیز نہیں ہے۔ اسی طرح ایک زرتشتی کو سب کے لئے مفید اور کارآمد ہونا چاہیے۔ اسے بلاتفریق مذہب وقوم سب کی خدمت کرنی چاہیے۔ غالباً یہی وہ احساس ہے جو پارسی قوم میں پایا جاتا ہے اور اسی احساس نے انہیں کار خیر میں دنیا کی اقوام میں ایک ممتاز مقام عطا کیا ہے۔

مسیحیت اور عبادت

مسیحی مذہب کی تاریخ دو ہزار سال پرانی ہے اور مسیحیوں کی تعداد دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ ان کی عبادت گاہ کو چرچ یا گرجا گھر کہا جاتا ہے۔ یہ عمارت مستطیل اور لمبی ہوتی ہے۔ ان کے ہاں عبادت اس قربانی کا شکرانہ ہے جو خداوند یسوع مسیح نے تمام انسانوں کی نجات کے لیے دی ہے۔ مسیحی مذہبی رسومات کے مطابق اجتماعی عبادات گرجا گھروں میں مذہبی رہنما کی قیادت میں ادا کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ گھر میں یا عبادت گاہ سے دُوری کی بنا پر پاک قربانی کے علاوہ، انفرادی عبادت، یا شخصی دعا بحیثیت مسیحی کسی جگہ پر بھی ادا کی جاسکتی ہے جبکہ پاک قربانی کی عبادت صرف گرجا گھر میں پادری کی راہنمائی میں ہی ادا کی جاتی ہے۔ عام مسیحی پاک قربانی کی عبادت مومنین کی جماعت (کلیسیا) کی قیادت میں کر سکتا ہے۔

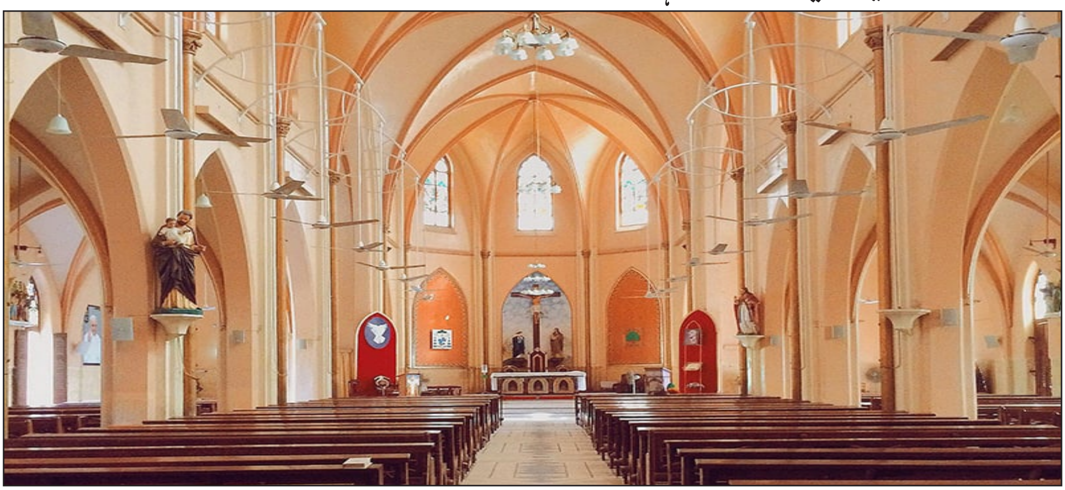

مسیحی ابتدا میں ہیکل سلیمانی ہی میں عبادت کرتے تھے۔ پہلا گرجا گھر یروشلم میں تعمیر ہوا۔ اتوار کا دن عبادت کے لیے مقرر ہے۔ اس روز اُن تمام ممالک میں چھٹی ہوتی ہے، جہاں مسیحیوں کی اکثریت یا حکومت ہے۔ عبادت کے طریقوں میں حمد خوانی، بپتسمہ اور عشائے ربانی زیادہ اہم ہیں۔ عبادت خدا کو احترام اور محبت دینے کا ایک وسیع راستہ ہے۔ یہ ظاہری اعمال کے بجائے دل کا طریقہ ہے۔ عبادت ہمیشہ ظاہری شکل سے نہیں پہچانی جاتی۔ اس کے بجائے یہ دل کا ایک ذاتی عمل ہے جسے صرف وہ شخص اور خود خدا ہی سمجھ سکتا ہے۔ عبادت کا اظہار زندگی کے تمام شعبوں میں کیا جا سکتا ہے۔

مسیحی انفرادی اور اجتماعی طور پر عبادت کرتے ہیں۔ وہ خالص نیت اور صدق دل کے ساتھ خدائے بزرگ و برتر کی عبادت کرتے ہیں۔ مسیحی عبادت میں موسیقی کے ساتھ خدا کی تعریف اور حمد و ثنا کے گیت گائے جاتے ہیں۔ عبادت کے دوران مختلف مقاصد کے لیے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ عبادت کے دوسرے اہم حصہ میں پادری صاحب بائیبل مقدس میں سے حوالہ پڑھ کر خطبہ (sermon) پیش کرتے ہیں۔ عبادت کے اختتام پر پادری صاحب کلیسیا، ملک و قوم، امن و آشتی، برکات، انسانیت اور خدا کے رحم کے لیے دعا مانگتے ہیں۔

حمد خوانی

i- **حمد خوانی:** حمد خوانی کے لیے مسیحی ہر صبح گرجا گھر میں اکٹھے ہوتے ہیں' اور دوران تلاوت میں تمام لوگ کھڑے رہتے ہیں اور آخر میں گھٹنے جھکا کر دعا کی جاتی ہے۔ مسیحی عبادات کا ایک حصہ گیتوں کی شکل میں ادا کیا جاتا ہے۔

ii- **بپتسمہ:** بپتسمہ یونانی لفظ (Baptizo) جس کے معنی پانی میں غوطہ زن ہونا، ڈبونا یا رنگنا کے ہیں۔ مسیحی مذہب کا رکن بننے کے لیے بپتسمہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ بپتسمہ دینے کے طریقوں میں کیتھولک فرقے اور باقی فرقوں میں اختلاف موجود ہے۔ کیتھولک کلیسا چھوٹے بچے کو والدین کی موجودگی میں بپتسمہ کی رسم کے ساتھ مخصوص دعائیں پڑھتے ہوئے، بچے کے سر پر تھوڑا سا پانی ڈال کر، یہ رسم ادا کرتے ہیں۔ پانی کا استعمال طہارت اور پاکیزگی کی علامت ہے جبکہ پروٹسٹنٹ فرقہ میں بپتسمہ دینے سے پہلے ہر شخص کو مسیحی تعلیمات سے آگاہ کیا جاتا ہے اور اس فرقہ میں پادری بالغ شخص کو بپتسمہ دے کر کلیسیا میں شامل کرنے کی رسم ادا کرتے ہیں۔ اس فرقے کے مطابق بپتسمہ لینے والے شخص کو دعا کرتے ہوئے مکمل طور پر ایک بار پانی میں ڈبویا جاتا ہے اور یہ تصور کیا جاتا ہے کہ اس شخص کو مکمل طور پر دھو کر گناہوں سے پاک کر دیا گیا ہے اور اب وہ مسیحی مذہب کا رکن بن گیا ہے۔

iii- **عشائے ربانی:** اس میں خداوند یسوع مسیح کی قربانی کی یاد میں عبادت کی جاتی ہے۔ اتوار کے روز گرجا گھروں میں دعاؤں کے

بعد روٹی اور انگوروں کے رس پر برکت مانگی جاتی ہے۔ پادری نجات کے لیے دعا مانگتا ہے اور یہ روٹی اور انگوروں کا رس حاضرین میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ پاک روٹی اور انگور کا رس مائے کہلاتا ہے۔ بعض خطوں میں عبادت کے بعد باہمی میل جول کے لیے مسیحی اپنے اپنے گھر سے لایا ہوا کھانا مل کر کھاتے ہیں۔

کرسمس: (Christmas)

کرسمس ٹری

مسیحی کرسمس اور ایسٹر کے تہواروں پر گرجا گھروں میں خصوصی عبادات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے ترغیب دی کہ جس کے پاس جو کچھ ہے وہ خدا کی راہ میں دے دے۔ کرسمس خداوند یسوع مسیح کی پیدائش کا دن ہے، جو بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ کرسمس ٹری سے گھروں اور گلیوں کو سجایا جاتا ہے۔ رشتے داروں اور گھر والوں کو تحفے تحائف دیتے ہیں۔ اور مزے دار کھانوں سے تواضع کی جاتی ہے۔

ایسٹر: (Easter)

ایسٹر (Easter) کا دن مسیحی ایمان کے مطابق خداوند یسوع مسیح کی مصلوبیت کے بعد مردوں میں سے جی اٹھنے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ مسیحی ایسٹر سے پہلے ہر سال 40 روزے رکھتے ہیں، خداوند یسوع مسیح نے جنگل میں چالیس دن روزہ رکھا۔ کرسمس کی طرح ایسٹر ڈے پر بھی گھروں اور گرجا گھروں کو بڑی دھوم دھام سے سجایا جاتا ہے اور عبادات منعقد کی جاتی ہیں۔

اسلام اور عبادت

اسلام میں عبادت کا تصور نہایت وسیع اور جامع ہے، بلکہ اسے انسانوں کی تخلیق کا واحد مقصد قرار دیا گیا ہے۔ ہر کام جو خدا تعالیٰ کی منشا کے مطابق، اس کی رضا جوئی اور حکم کی تعمیل میں کیا جائے، وہ عبادت ہے۔ کسان کا کاشتکاری کرنا، معلم کا پڑھانا، طلبہ کا علم حاصل کرنا، تاجروں کا کاروبار کرنا۔ جب تک یہ سب کچھ اسلامی احکام کے مطابق ہے، تو یہ سب عبادت ہے۔ بعض عبادات فرض کی گئی ہیں۔ ان عبادات کے ادا کرنے کی جگہ، وقت اور طریقہ کار بھی مقرر کر دیا گیا ہے۔

عبادات میں نماز اہم فریضہ ہے، جو ہر بالغ مرد و عورت پر فرض ہے۔ خواتین عموماً گھر پر نماز ادا کرتی ہیں جب کہ مردوں کو نماز باجماعت قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یعنی عبادت گاہ (مسجد) میں جا کر باجماعت نماز ادا کریں۔ نماز مسجد میں ادا کی جاتی ہے۔ اسی طرح

جمعہ کی نماز جامع مسجد (بڑی مسجد) میں ادا کی جاتی ہے۔نماز جمعہ ہر مسجد میں ادا نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ اس کی خاص شرائط ہیں۔نماز کے لیے باوضو ہونا، بدن اور کپڑوں کا پاک ہونا ضروری ہے۔ پانچ نمازوں ، فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشا کے پڑھنے کے اوقات بھی مقرر ہیں۔نماز کے چودہ فرائض ہیں۔سات فرائض نماز سے پہلے پورے کیے جاتے ہیں یعنی بدن پاک ہونا، لباس کا پاک ہونا، نماز کی جگہ کا پاک ہونا، ستر میں ہونا، نماز کا وقت ہونا، قبلہ رو ہونا اور نیت کرنا۔سات فرائض نماز کے اندر ادا کیے جاتے ہیں ان میں تکبیر تحریمہ (نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کہنا) قیام کرنا، قرأت کرنا، رکوع، سجدہ اور قعدہ کرنا نیز سلام سے نماز ختم کرنا۔

روزہ دوسری بڑی عبادت ہے، جس میں صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک ہر بالغ مسلم مرد و عورت کو کھانے پینے سے روکا گیا ہے۔نماز کی طرح روزے کی بھی شرائط ہیں۔زکوٰۃ سال میں ایک دفعہ ادا کی جاتی ہے اس کا نصاب مقرر ہے۔زکوٰۃ بچت پر ایک سال بعد ادا کی جاتی ہے۔زکوٰۃ کے بارے میں قرآن اور حدیث میں مفصل احکام موجود ہیں۔ یہ عبادت ہے اور معاشی مسائل کا ایک حل بھی۔ یہ صرف ان لوگوں پر فرض ہے جو صاحبِ نصاب ہوں۔ یہ ہر ایک پر فرض نہیں۔مسلم آبادی دو طرح کے افراد پر مشتمل ہوتی ہے، زکوٰۃ دینے والے اور زکوٰۃ لینے والے۔اسی طرح حج ان لوگوں پر فرض کیا گیا ہے جو صاحبِ استطاعت ہوں۔ یہ زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ یہ مقررہ دنوں میں ادا کیا جاتا ہے۔ یہ مسلمانوں کا عالمی اجتماع ہے۔خانہ کعبہ جو مکہ مکرمہ میں ہے وہ مسلمانوں کی سب سے بڑی اور اہم عبادت گاہ ہے۔دنیا بھر کے مسلمان اسی مرکز کی طرف منہ کر کے روزانہ اپنی نمازیں ادا کرتے ہیں۔

فیصل مسجد۔اسلام آباد

اسلام میں اللہ تعالیٰ کے تمام احکام کی تعمیل کرنا عبادت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے۔ اللہ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عبادت کے تمام طریقوں پر عمل کر کے دکھایا۔دوسروں کی مالی مدد کرنا یعنی صدقہ وغیرہ دینا، سلام کہنا، دوسروں کے بارے میں اچھی سوچ رکھنا اور خدمتِ خلق، سب کا شمار عبادت میں ہوتا ہے۔ دوسروں کی بھلائی چاہنا، ہمسایوں، مسافروں، یتیموں اور بیواؤں کی امداد کرنا، والدین کی بے لوث خدمت اور نیکی کی راہ پر چلنے کی تلقین کرنے کا شمار بھی عبادت میں ہوتا ہے۔ الغرض اسلام میں عبادت کا مفہوم بہت وسیع ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری اور خدمتِ خلق کا ہر کام عبادت ہے۔

سکھ مذہب اور عبادت

سکھ مذہب میں عبادت گاہ کو ''گورودوارہ'' کہتے ہیں، وہ جگہ جہاں گوروگرنتھ صاحب (سکھوں کی مذہبی ومقدس کتاب) براجمان ہو۔ گورودوارہ دو الفاظ سے بنا ہے۔ پہلا حصہ ''گورو'' اور دوسرا حصہ ''دوارہ'' ہے۔ اس کا مطلب گورو جی کے براجمان ہونے کا مقدس مقام ہے۔ گورودوارہ جانے سے پہلے ہر انسان کو ان آداب کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔ یہ روحانیت کی تڑپ رکھنے والوں کے لیے معرفت کا مرکز، بھوکوں کے لیے خوراک کا مرکز، بیماروں کے لیے شفا خانہ، خواتین کے لیے ناموس اور عزت کے تحفظ کا قلعہ اور مسافروں کے لیے پناہ گاہ ہے۔ لیکن عبادت کا مرکز گوروگرنتھ صاحب ہی ہے، جو سکھوں کا مرکز ہی نہیں بلکہ روحانیت کا سرچشمہ بھی ہے اور وہ اسے زندہ گُرو اور سچا پاتشاہ مانتے ہیں' اور اسی سے راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ 1430 صفحات پر مشتمل اس کتاب میں 5894 شَبد ہیں۔ اس کے موضوعات میں توحید، توکّل، توبہ، شرک سے ممانعت، آخرت پر ایمان اور بہت سے دوسرے موضوعات شامل ہیں۔ ہر عبادت میں اسی سے شَبد پڑھے جاتے ہیں۔

انفرادی عبادات میں ذاتِ الٰہی کی حمد وثنا یا نام سِمَرن (ذکرِ الٰہی) بنیاد ہے۔ دنیا کے کاموں میں مصروف سکھ واہگورو کا سمرن کرتے ہیں۔ صبح سویرے اٹھ کر اشنان کر کے گوروگرنتھ صاحب سے منتخب کلام پڑھتے ہیں۔ پانچ بانیوں کا لازماً پاٹھ کرتے ہیں۔ بعدازاں کچھ دیر کے لیے یکسو ہو کر یادِ الٰہی میں محو رہتے ہیں۔ سِکھوں کے ہاں کیرتن بھی ذکرِ الٰہی ہے، جس میں مل کر موسیقی کے ساتھ گُربانی پڑھی جاتی ہے۔ جسے تربیت یافتہ اور خوش الحان لوگ پڑھتے ہیں۔

گورودوارہ ننکانہ صاحب

گورودوارے میں صبح وشام عبادت کی جاتی ہے۔ وہاں جانے سے پہلے غسل کرنا ضروری ہے۔ گورودوارے میں داخل ہو کر سر جھکاتے ہیں اور سیڑھیاں چڑھنے سے پہلے جوتے اتار دیئے جاتے ہیں اور مرد وخواتین سر ڈھانپ لیتے ہیں۔ بعدازاں اس چبوترے کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں، جہاں گوروگرنتھ صاحب کا پاٹھ ہو رہا ہوتا ہے۔ وہ صرف اس سچے پاتشاہ کے حضور جھکتے ہیں اور نیاز لنگر کے لیے بَیٹھا (نیاز) دیتے ہیں۔ عموماً صبح سُکھ مُنی صاحب اور شام کو رہِراس صاحب اور کیرتن کیا جاتا ہے۔ بڑے گورودواروں میں خاص گرنتھی صاحبان ہوتے ہیں۔

ورنہ کوئی بھی سکھ گُوروبانی کا پاٹھ کرسکتا ہے۔ اختتام پر ارداس (دعا) کھڑے ہوکر کرتے ہیں۔آخر میں پرشاد (تبرک) تقسیم ہوتا ہے۔

گوروگرنتھ صاحب کا پاٹھ عبادت کی روح ہے۔جس جگہ یہ پاٹھ ہو، اُسے ''دربار صاحب'' کہتے ہیں۔گورودوارہ ہو یا گھر، اس زندہ پاتشاہ کے لیے الگ کمرہ مخصوص ہوتا ہے، جیسے موسم کے مطابق ٹھنڈا یا گرم کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔دربار صاحب میں موجود گورو گرنتھ صاحب کو سردی سے محفوظ رکھنے کے لیے ہیٹر جلائے جاتے ہیں اور گرمی کی شدت سے بچانے کے لیے پنکھوں اور ایئر کنڈیشنز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔دربار صاحب کے تقدس اور احترام کو قائم رکھنے کے لیے وہاں عبادت کے علاوہ کوئی اور کام نہیں کیا جاتا۔

سکھ مذہب کے بانی گورونانک صاحب جی کا جنم پاکستان کے مشہور شہر ننکانہ صاحب میں ہوا۔گوروجی کی آخری آرام گاہ بھی نارووال شہر کے قریب ''کرتارپور'' میں ہے۔جہاں انھوں نے اپنی زندگی کے آخری 18 برس گزارے۔یہاں وہ کھیتی باڑی بھی کرتے تھے اور اپنے مصاحبوں اور لوگوں سے ملاقات بھی کرتے تھے۔اُنکی کی سمادی بھی یہیں ہے۔

گوروصاحب کے 550 سالہ جنم دِن پر پاکستان کے عوام نے سکھوں اور تمام یاتریوں کے لیے بغیر ویزہ کے کرتارپور کا بارڈر کھول دیا گیا تھا۔کرتارپور میں پاکستان کے ساتھ ساتھ پوری دنیا سے زائرین آتے ہیں۔سکھ مذہب کے ماننے والے یہاں آکر اپنی عبادت بھی کرتے ہیں اور لنگر (نیاز) کھا کر پاکستان کی سلامتی کی دُعا کے ساتھ ساتھ ''سربت دا بھلا'' (تمام انسان کی خیر) کی ارداس (دُعا) بھی کرتے ہیں۔

گورودوارہ کرتارپور

☆☆☆☆

مشق

(الف) مفصل جوابات لکھیے۔

1- مختلف مذاہب کی عبادت گاہ کے نام بتائیں اور ان مذاہب میں عبادت کی بنیاد کیا ہے؟

2- ہندو دھرم میں عبادت کے طریقے کون سے ہیں؟

3- مسیحیت میں عبادت کے کون کون سے طریقے موجود ہیں؟

4- بدھ مت کے ماننے والے کیسے عبادت کرتے ہیں؟

5- اسلام میں نظامِ عبادت کی وضاحت کریں؟

6- سکھ مذہب میں کرتارپور کی کیا اہمیت ہے؟

(ب) مختصر جوابات لکھیں۔

1- مختلف مذاہب میں عبادت کا مرکزی تصور کیا ہے؟

2- عبادت کے طریقے کس نے بتائے ہیں؟

3- ہندو دھرم میں عبادت کا کیا جواز ہے؟

4- ہندوؤں کے مقدس مقامات کون کون سے ہیں؟

5- بدھ مت کے کتنے فرقے ہیں؟

6- بدھ مت کے کس فرقے میں خدا کا تصور موجود ہے؟

7- مسیحیت میں بپتسمہ کا کیا طریقہ ہے؟

8- اسلام میں عبادت کا جامع تصور کیا ہے؟

9- سکھ مذہب میں عبادت کی روح کیا ہے؟

10- زرتشت میں خدا کا کیا تصوّر ہے؟

(ج) درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- ہندو دھرم کے مطابق یہ دنیا............................ ہے۔

(ا) امتحان گاہ　　(ب) دکھوں کا گھر

(ج) قید خانہ　　(د) آنے والی زندگی کے لیے تیاری کی جگہ

-2 ہندودھرم میں اشنان کرنا.......................... ہے۔

(ا) صفائی کا تقاضا (ب) عبادت کا حصہ

(ج) فطری ضرورت (د) موسمی حالات کی مجبوری

-3 بدھ مت میں خیرات مانگنا.......................... ہے۔

(ا) زندگی کی اہم ضرورت پوری کرنا (ب) زندہ رہنے کا آسان ذریعہ

(ج) عبادت کا حصہ (د) پوتر ہونے

-4 زرتشت مذہب میں آگ کی پرستش اس لیے کی جاتی ہے کیوں کہ.......................... ہے۔

(ا) آگ یزدانی قوت کا مظہر (ب) انسان کو انجام یاد دلاتی

(ج) پانی ہوا کی نسبت سامنے رکھنا آسان (د) ا،ب،ج

-5 مسیحی مذہب میں دنیا کا پہلا گرجا گھر.......................... میں تعمیر ہوا۔

(ا) اٹلی (ب) قسطنطنیہ (ج) یروشلم (د) فلسطین

-6 ہر مذہب میں عبادت.......................... کی جاتی ہے۔

(ا) آخری زندگی کے لیے (ب) دنیا حاصل کرنے کے لیے

(ج) موت میں آسانی کے لیے (د) الف،ب،ج

-7 .... کو زرتشت میں عبادت کا اہم جزو مانا جاتا ہے۔

(ا) آگ (ب) درخت (ج) مٹی (د) ا،ب،ج

-8 نماز میں ....فرائض اہم ہیں۔

(ا) 7 (ب) 5 (ج) 9 (د) ا،ب،ج

-9 بدھ مت کے ہاں کسی .... کا بھی تصور نہیں ہے۔

(ا) دیوتا (ب) خدا (ج) عبادت (د) ا،ب،ج

(د) صحیح جملے کے سامنے ''ص'' اور غلط کے سامنے ''غ'' لکھیں۔

-1 ہندودھرم میں تری مورتی کا کوئی تصوّر موجود نہیں۔

-2 کنبھ کا میلا ہر 12 سال کے بعد ہوتا ہے۔

-3 مسیحی مذہب کا رکن بننے کے لیے بپتسمہ لینا ضروری ہوتا ہے۔

-4 اسلام میں زکوٰۃ ادا کرنا ہر ایک پر فرض ہے۔

-5 گوردوارے میں صرف شام کو عبادت ہوتی ہے۔

6- بدھ مت میں بہت سے فرقے ہیں۔

7- گرونانک صاحب جی نے آخری اٹھارہ سال کرتارپور میں گزارے۔

8- پارسیوں میں بھی روزہ رکھا جاتا ہے۔

(ہ) کالم (الف) کا ربط کالم (ب) سے کیجیے اور جواب کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
اجتماعی عبادت	مسجد	
ہندو دھرم	وہارا	
مسلمان	گرجا	
زرتشت	عبادت گاہیں	
بدھ مت	گوردوارہ	
مسیحیت	آتش کدہ	
سکھ مذہب	مندر	
	ہیکل سلیمانی	

(و) طلبہ کے لیے سرگرمیاں:

1- کلاس کے طلبہ گروپس میں تقسیم ہو کر مختلف مذاہب کی عبادات اور تہواروں کے بارے میں گفتگو کریں۔

2- انٹرنیٹ سے عبادت کے طریقوں کی تصاویر لے کر انھیں نمائش کا حصہ بنائیں۔

(ز) اساتذہ کے لیے ہدایات:

1- طلبہ کو کسی مذہب کی عبادت گاہ کی سیر کروائی جائے۔

☆☆☆☆